دیا۔ آپ کھل کر ''سلسلہ عسکریہ'' اور جی ایچ کیو سے اپنا ''تعلق بیعت وارشاد'' جوڑتے۔ لیکن آپ میں مروجہ پاکستانی سیاستدانوں کی طرح منافقت نہیں تھی جو ''حرکات'' کرتے ڈنکے کی چوٹ پر کرتے اور جو بات بھی کہتے قلندرانہ اور مردانہ وار کہتے۔ آپ نے دنیا کو بتا دیا تھا کہ پیر فقیر بھی نوابوں اور بادشاہوں جیسے آزادانہ جینے کا قرینہ اور شاہانہ زندگی بسر کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ آپ کی شخصیت میں اصل پیری، مذہبی روایات اور عبادات سے دوری میں بنیادی طور پر انگریزوں کا بڑا عمل دخل تھا کیونکہ انگریز آپ کو زبردستی انگلستان لے گئے تھے اور وہیں آپ کو برسوں ایک مخصوص تعلیمی ادارے میں تعلیم وتربیت دیتے رہے اور آپ کی برین واشنگ کرتے رہے۔ یہ تعلیمی ادارہ انگریزوں نے خصوصاً بڑے باغی مسلمان رہنماؤں کی اولادوں کی خاطر بنایا تھا۔ لہٰذا پیر صاحب بھی شاطر انگریز کے ڈھالے ہوئے سانچے میں ڈھل گئے تھے۔ بہرحال پاکستانی سیاست کے نقار خانے میں پیر صاحب کی سیاسی پیشگوئیوں کی ایک الگ پہچان اور گونج تھی۔ اُن کے جانے سے جہاں انکے مریدان حُر، رسُولی سے محروم ہو گئے ہیں اور وہیں پاکستانی سیاستدانوں کی جھرمٹ ایک بہت بڑے نام سے بھی محروم ہوگئی ہے۔　ع　حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

---

# مولانا معین الدین لکھوی اور پروفیسر شاہ تراب الحق کی جدائی

گزشتہ ماہ پاکستانی سیاسی اور دینی حلقوں کے لئے بڑا بھاری ثابت ہوا۔ پاکستان کے دو بڑے مکاتب فکر کے دو بڑے نام اور ہستیاں ہمیشہ کیلئے جدا ہوگئیں۔ دونوں حضرات اپنے اپنے مکتب فکر کے سرخیل اور موثر ترجمان تھے۔ مولانا معین الدین لکھوی اہل حدیث مسلک کے فعال اور مستند ہر دلعزیز شخصیت تھے، زندگی بھر دین اسلام کی خدمت سے وابستہ رہے اور پارلیمنٹ میں بھی اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے ہمیشہ سرگرم رہتے۔ کئی دینی اتحادوں میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔ پارلیمنٹ ہاؤس اور باہر کے سیاسی میدانوں میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اور مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کیساتھ ہر نازک موقع پر اپنا تعاون پیش کیا۔ اسی طرح جناب پروفیسر شاہ تراب الحق مرحوم جو عرصہ دراز سے شدید علیل تھے، آپ بریلوی مکتب فکر کے ایک بڑے محقق، بلند پایہ عالم دین اور نامور لیڈر تھے۔ حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ کے قدیم اور اولین سیاسی جدوجہد کے رفیق خاص تھے۔ تمام دینی وسیاسی تحریکات میں آپ حضرت نورانی صاحبؒ کے شانہ بشانہ رہتے۔ خود پروفیسر صاحب بھی قائدانہ صلاحیتوں سے خوب مالا مال تھے، اور کئی نازک موقعوں پر آپ نے اپنے قائدانہ کردار کے جوہر دکھائے۔ گو کہ آپ کا اصل میدان تعلیمی اور علمی تھا۔ کراچی کے کئی کالجز اور تعلیمی اداروں کے آپ سرپرست اور پرنسپل رہے۔ قرآن کے ساتھ آپ کا خصوصی شغف تھا اس لئے آپ نے انگریزی زبان میں قرآن کا ترجمہ سلیس زبان میں کیا جو دنیا بھر میں کافی پسند کیا جاتا ہے۔

ان دونوں وسیع القلب، وسیع الظرف اور وسیع المشرب حضرات کا ایک ایسے نازک وقت میں بیک وقت